تحریروتحقیق:

محمد اکبر

فہرست عنوانات

بائبل 3

ختنہ کا حکم 17

رشوت 18

مزدوری سے متعلق 18

عقیقہ 18

خون کی چھینٹ 19

ٹڈی کا گوشت 19

اسلامی قانون شہادت 19

سنگسار کرنا (رجم) 20

خرکار کی سزا 20

حق شفعہ 20

شہری حدود کے بارے میں 21

دیگر احکام 21

عُشر کے بارے میں 23

قرآن پاک میں بائبل سے متعلق آیات کی اقسام 25

بائبل

بائبل: یہ وُہ کتاب ہے کہ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے تمام انبیاء اور رسولوں پر جو کتابیں اور صحائف اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے تھے اُن کتابوں اور صحائف کے مجموعے کا نام بائبل ہے اور اس میں تینوں مشہور کتابیں توریت، زبور اور انجیل شامل ہیں۔ بائبل کو دو حصوں میں اس طرح بھی تقسیم کیا ہے کہ نیا عہد نامہ اور پُرانا عہد نامہ۔ انجیل مقدس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کے پیغامات کو نیا عہد نامہ کا نام دیا گیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حصے کو پُرانا عہد نامہ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ بائبل کے الفاظ ہو بہ ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے الفاظ نہیں ہیں۔

سوال: یہ آپ نے بائبل پر تحریر لکھنی کیوں شروع کر دی کیا آپ نے وہ واقعہ نہیں سنا کہ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کہیں سے توریت کا ایک ورق مل گیا آپ رضی اللہ عنہ وہ ورق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں لے آئے اور پڑھنا شروع کر دیا۔ اس ورق کے پڑھنے کی وجہ سے آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو تا گیا اور یہ بات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہچان لی تو پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ) اپنی جان کے دشمن دیکھتا نہیں کہ تیرے ورق پڑھنے سے آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو تا جا رہا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ ورق پڑھنا بند کر دیا اور فرمایا کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ پہلی کتابیں سب تبدیل ہو چکی ہیں پھر اس کتاب پر تحریر لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا تُو (راقم) مسلمانوں کو عیسائی اور یہودی بنانا چاہتا ہے؟ دیکھتا نہیں کہ مسلمان بائبل کو مسجدوں اور گھروں میں رکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

جواب: یہ واقعہ ہمارے مسلمان بھائی فرقہ اہل حدیث والے بہت سناتے ہیں اور بائبل (توریت، زبور، انجیل) پڑھنے سے سخت منع کرتے ہیں۔ آیئے اس بارے میں اللہ کی کتاب قرآن پاک سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

دلیل نمبر1

''کہہ اے اہل کتاب نہیں تم اوپر کسی چیز کے یہاں تک کہ قائم کرو تم توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا جاتا ہے طرف تمہاری (یعنی قرآن) پروردگار تمہارے سے۔۔۔'' (سورۃ المائدہ/68:5)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کبھی کفار کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کبھی ایمان والوں کو کبھی اہل کتاب کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اہل کتاب سے مراد یہودی، عیسائی اور مسلمان اس آیت میں مخاطب اہل کتاب ہیں۔ اہل کتاب کو کہا جارہا ہے کہ '' نہیں تم اوپر کسی راہ کے ''یعنی تمہیں مکمل دین سمجھ نہ آسکے گا۔یعنی تم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نہ ہو سکو گے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری کوئی وقعت نہیں ہو گی جب تک کہ تم قائم کرو توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا جاتا ہے طرف تمہاری یعنی قرآن۔اس آیت کے خاص لفظ'' **قائم کرو**'' پر توجہ کرو۔جب قرآن پاک میں الفاظ آتے ہیں قائم کرو نماز کو(سورۃ البقرہ / 2: 43)تو ہم لوگ نماز سے محبت کرتے ہیں۔نماز پڑھنے پر عمل کرتے ہیں۔نماز سے دلی لگاؤ پیدا کیے ہوئے ہیں۔ جیسے نماز کے بارے میں حکم ہے کہ قائم کرو نماز کو، بالکل اسی طرح ایک اور حکم دیا گیا تھا کہ قائم کرو توریت کو اور انجیل کو اور قرآن کو۔لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ مندرجہ بالا واقعہ کو دلیل بنا کر توریت اور انجیل کو ہاتھ لگانے سے منع کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جو قرآن پاک میں سورۃ المائدہ / 68:5 میں دیا گیا تھا کی مخالفت کی جارہی ہے۔ قائم کرنا تعلق جوڑے رکھنا ہوتا ہے۔

آیئے قرآن پاک کی اس آیت کی طرف

'' جو لوگ کہ توڑتے ہیں قول اللہ کا پیچھے مضبوطی اسکی کے اور کاٹتے ہیں جو حکم کیا اللہ نے ساتھ اس کے یہ کہ ملایا جاوے اور بگاڑ کرتے ہیں بیچ زمین کے یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانے والے ۔'' (سورۃ البقرہ / 27:2) '' **ملایا جاوے**'' کی رو سے اللہ تعالیٰ نے ایک ملانا سورۃ المائدہ / 68:5 میں یوں ملایا کہ توریت انجیل اور قرآن کو ایک ساتھ ملا دیا اور کاٹنا یہ کہ جیسے مسلمان توریت انجیل کو ہاتھ نہیں لگاتے، پڑھتے نہیں اور قرآن کو خوب پڑھتے ہیں ۔یعنی قرآن سے توریت انجیل کو کاٹ دیا الگ کر دیا۔

''اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تمہارے (قرآن) اور جو چیز اتاری گئی طرف ان کے عاجزی کرنے والے طرف اللہ کے نہیں مول لیتے

ہیں بدلے نشانیوں اللہ کے مول تھوڑا یہ لوگ واسطے ان کے ہے ثواب ان کا نزدیک رب انکے کے تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا" (سورۃ آل عمران / 199:3)

دلیل نمبر2

" کہ اتاری جاوے توریت کہہ پس لاؤ تم توریت کو پس پڑھو اس کو اگر ہو تم سچے" (سورۃ آل عمران / 93:3)

قرآن کی یہ آیت حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے کہی اور کہا کہ لاؤ تم توریت کو پس پڑھو اس کو، لہٰذا حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی توریت لانے اور پڑھنے کا حکم (اجازت) دیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی، لہٰذا ہمیں توریٹ پڑھنی چاہیے۔

قرآن کی ایک اور آیت کی طرف توجہ

" کیا حکم کرتے ہو تم لوگوں کو ساتھ بھلائی کے اور بھولے جاتے ہو جانوں اپنی کو اور تم پڑھتے ہو کتاب کیا پس نہیں سمجھتے ہو" (سورۃ البقرہ / 44:2)

اس آیت کی تشریح میں مَیں یوں کہتا ہوں کہ کہا جارہا ہے کہ تم ایسے نہ بن جانا کہ دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت۔ ہمارے حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کبھی ایسی نہیں ہو سکتی کہ اللہ کے احکام کی مخالفت کرتے ہوئے دوسروں کو ہی نصیحت کریں اور خود عمل نہ کریں لہٰذا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کے ذریعے دوسروں کو حکم کرتے ہیں

"کہہ پس لاؤ تم توریت کو پس پڑھو اس کو" (سورۃ آل عمران / 93:3)

تو پھر اپنوں (مسلمانوں) کو بھلا توریت پڑھنے سے کیسے روک سکتے ہیں؟

" پہلے اس سے کتاب ہے موسیٰ کی پیشوا (امام) اور رحمت" (سورۃ ہود / 11:17)

"اور پاس ان کے توریت ہے بیچ اس کے حکم ہے اللہ کا" (سورۃ المائدہ / 5:43)

اور فرمایا

" تحقیق اتاری ہم نے توریت بیچ اس کے ہدایت ہے اور روشنی ہے" (سورۃ المائدہ / 5:44)

جس وقت قرآن پاک نازل ہو رہا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ توریت میں اللہ کا حکم ہے اور توریت میں ہدایت اور روشنی ہے۔ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے تبدیلی (توریت میں تحریف) ہو چکی تھی لیکن قرآن

پاک کے نازل ہونے کے وقت تک توریت میں اللہ کے احکام اور ہدایت اور روشنی موجود تھی کہ جس کی تصدیق قرآن پاک کے ذریعے کر دی گئی اس طرح انجیل مقدس کے بارے میں فرمایا

" اور دی ہم نے اس کو انجیل بیچ اس کے ہدایت اور روشنی ہے" (سورۃ المائدہ / 5:46)

اور فرمایا

" اور چاہیے کہ حکم کریں اہل انجیل بیچ ساتھ اس چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے بیچ اسکے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری ہے اللہ نے پس یہ لوگ وہی ہے فاسق" (سورۃ المائدہ / 5:47)

اس میں فرمایا" جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری ہے اللہ نے" تو اللہ تعالیٰ نے توریت بھی اتاری انجیل بھی اتاری اور قرآن پاک بھی لہذا ہمیں تینوں کتابوں سے ہدایت اور روشنی حاصل کرنی چاہیے اور ان کے مطابق حکم کرنا چاہیے۔

دلیل نمبر3

" اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری (قرآن) اور جو کچھ اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے (بائبل) اور ساتھ آخرت کے وہ یقین رکھتے ہیں" (سورۃ البقرہ / 2:4)

"اے لوگوں جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور کتاب کے جو اتاری ہے اوپر رسول اپنے کے (قرآن) اور کتاب کے جو اتاری ہے پہلے اس سے (بائبل) اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اسکے کے اور کتابوں اسکی کے اور رسولوں اسکے کے اور دن پچھلے کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور"(سورۃ النساء / 4:136)

ان آیات پر غورر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے میں یہ بات شامل رکھی کہ قرآن کے ساتھ بائبل (توریت، زبور، انجیل) پر بھی ضرور ایمان لایا جائے۔ جیسے قرآن پر ایمان ویسے ہی بائبل پر ایمان ہو لہذا جیسے قرآن سے محبت کرتے ہیں ویسے ہی بائبل سے محبت ضروری ہوئی۔ جیسے ہم قرآن کو عزت والی کتاب تسلیم کرتے ہیں ویسے ہی ہمیں بائبل کو بھی عزت والی کتاب تسلیم کرنا ہو گا۔ ہمیں قرآن اور بائبل کو برابر کا درجہ دینا ہو گا کیونکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کتابوں کا درجہ برابر رکھا اور یہ کہ ہم اپنی زبان سے الہامی کتابوں پر ایمان لانے میں برابر کا درجہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ توریت زبور، انجیل اور قرآن اللہ تعالیٰ کی کتابیں ہیں کیونکہ

(سورۃ النساء / 4:136) میں ایک کتاب پر نہیں کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، تو پڑھنا بھی تمام کتابوں کا ضروری ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام کتابوں کا درجہ برابر کارکھا۔ لیکن ہمارا عمل ظاہر کر رہاے کہ ہم تمام کتابوں پر ایمان لانے میں، کتابوں کو برابر کا درجہ نہیں دے رہے اور ہمارے گھروں میں قرآن تو ہے دیگر کتابیں توریت، زبور انجیل نہیں ہیں۔ ہم قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن دیگر کتابیں نہیں پڑھتے۔ تو کیا ہم نے کتابوں پر ایمان لانے کا برابر کا حق ادا کیا؟ نہیں۔ دین میں تحقیق کرنے والا جیسے کہ راقم کے لیے تو خاص طور پر ضروری ہو جاتا ہے کہ تمام کتابوں کو پڑھے۔ کیا توریت، زبور اور انجیل پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا بڑا گناہ گار ہے کہ اُس پر جنت کے دروازے ہمیشہ کے لیے بند کر دیے جائیں گے اور وہ پکا دوزخی بن جائے گا؟ نہیں، ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ اے اللہ کے بندو جب اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن میں توریت، زبور اور انجیل کا ذکر خوب کیا ہے تو کوئی بھی تحریر لکھنے والا سنتِ اللہ ادا کرتے ہوئے اپنی تحریروں میں توریت، زبور اور انجیل کے حوالے سے تحریر لکھ سکتا ہے پڑھنے والا پڑھ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ خوش ہو گا۔

آیئے سورۃ البقرہ / 2 کی آیت نمبر 4 کے ترجمہ پر پھر غور کرتے ہیں۔

" اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری (قرآن) اور جو کچھ اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے (یعنی بائبل)" (سورۃ البقرہ / 2:4)

اس آیت میں ایمان لانے کا فرمایا گیا۔ میں علماء سے اس بات کی تشریح چاہوں گا کہ وہ ایمان لانا کیا ہے؟ کیا آپ لوگ ایمان لانا یوں سمجھتے ہیں کہ قرآن پر ایمان لانا یہ ہے کہ یہ سچی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس میں ہدایت ہے اور روشنی اور سابقہ کتابوں (بائبل) پر ایمان لانا یہ ہے کہ یہ کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہے (نعوذ باللہ) اسی لیے اس کے پڑھنے سے بھاگا جائے یا یہ ایمان ہے کہ سابقہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اوور ان میں ہدایت بھی ہے اور روشنی بھی، تو پھر انہیں پڑھنے اور غور کرنے کا حکم دینا چاہیے۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ کی روسے تو صاف ظاہر ہے کہ قرآن اور بائبل پر ایک جیسا ایمان لانے کے لیے کہا جارہا ہے اور کہنے کو علماء یوں کہتے ہیں کہ ہمارا چاروں کتابوں پر ایمان ہے لیکن اُن کے اعمال سے اُن کے قول و فعل میں تضاد صاف نظر آتا ہے کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں اور باقی کتابوں (بائبل) کو ساری زندگی ہاتھ نہیں لگاتے۔ اگر چاروں کتابوں پر ایمان ہے تو چاروں کتابوں کو کیوں نہیں پڑھتے؟

دلیل نمبر4

" اور جب کہا جاتا ہے واسطے اُنکے (اہل کتاب کے) ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ اتارا ہے (قرآن) اللہ نے کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اس چیز کے کہ نازل ہوئی اوپر ہمارے (توریت اور بائبل) اور کفر کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ سوائے اس کے ہے اور وہ سچ ہے (یعنی قرآن پاک) سچا کرنے والا اسکو جو ساتھ اُنکے ہے (یعنی توریت، زبور اور انجیل کو)" (سورۃ البقرہ / 2:91)

توجہ کریں قرآن پاک کی اس آیت پر، مخاطب یہود نصاریٰ ہیں۔ اُنہیں کہا جارہا ہے کہ تم قرآن پر ایمان لاؤ پھر اُن کا جواب لکھا کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر نازل ہوئی صرف اُس پر ایمان لائیں گے اور کسی دوسری کتاب پر ہم ایمان نہیں لاتے۔ یہود اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پرانے عہد نامے پر، عیسائی بائبل پر ایمان لاتے ہیں لیکن قرآن پر نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ مطلب یہ کہ تمام کتابوں کو تسلیم نہیں کرتے اور اپنے نبی اور اپنی کتاب تک محدود ہو کر رہنا چاہتے ہیں۔ ذرا خاص طور پر توجہ اور غور کرنا چاہیے کہ مسلمانوں کو بھی یہود و نصاریٰ کا وہی مرض کہ اپنے نبی اور اُس پر نازل ہونے والی کتاب تک محدود ہو کر رہ جائیں یعنی اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن پر نازل ہونے والی کتاب قرآن پاک تک محدود ہو کر تو نہیں رہ گئے۔ دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ مسلمانوں کو بھی یہود و نصاریٰ والا مرض (بیماری) لگ چکی ہے اور صرف قرآن پاک تک محدود ہو کر رہ رہے ہیں حالانکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ یہ قرآن بائبل کو سچا قرار دیتا ہے، ترجمے کا حصہ

" اور وہ سچ ہے (یعنی قرآن پاک) سچا کرنے والا اسکو جو ساتھ اُنکے ہے (یعنی توریت، زبور اور انجیل)" (سورۃ البقرہ / 2:91)

جب یہ تمام کتابیں سچی ہیں تو پھر ہمارے گھروں اور مساجد میں قرآن اور بائبل ساتھ ساتھ رکھی ہوئی نظر آنی چاہیں لیکن ایسا دیکھنے میں نہیں آرہا۔

" اور ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو اُتاری میں نے سچا کرنے والی ہے اس چیز کو جو ساتھ تمہارے ہے" (سورۃ البقرہ / 2: 41)

اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں بھی فرمایا ہے کہ

''کیا پس ایمان لاتے ہو ساتھ بعضی کتاب کے اور کفر کرتے ہو ساتھ بعضی کے پس کیا سزا اُس شخص کی کہ کرے یہ کام تم میں سے مگر رسوائی بیچ زندگانی دنیا کے اور دن قیامت کے پھیرے جاویں گے طرف سخت عذاب کے اور نہیں اللہ تعالیٰ بے خبر اس چیز (عمل) سے کہ کرتے ہو تُم'' (سورۃ البقرہ / 2:85)

کسی بھی مسلمان شخص کا یہ عمل کہ وہ ساری زندگی بائبل (توریت، زبور اور انجیل) کو ہاتھ نہیں لگاتا یا پڑھتا نہیں اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بائبل (سابقہ الہامی کتابوں) سے کفر کر رہا ہے جس کی سزا سخت عذاب ہے خواہ زبان سے کتنی بار کہتا رہے کہ میرا تمام الہامی کتابوں پر ایمان ہے۔ یاد رہے کہ عمل کے بغیر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا کیونکہ فرمایا

''جس دن آویں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی نہ نفع دے گا کسی جی کو ایمان اس کا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے اس سے یا نہ کمایا تھا بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو (عمل سے) کہہ منتظر رہو تحقیق ہم بھی منتظر ہیں''(سورۃ الانعام / (6:159

ایسی بات بائبل میں یوں کہی گئی ہے کہ

''انجیل مقدس:یعقوب:باب2:20۔ کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے؟''

دلیل نمبر5

مسلمان اس واقعے پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار بھی ہو گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ اماں خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل توریت وانجیل کا عالم تھا اس نے فوراً پہچان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتہ آیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ ایسی کتابیں کہ جن کا عالم ہونے کی وجہ سے ورقہ بن نوفل نے پہچان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں ورقہ بن نوفل کے توریت وانجیل کے عالم ہونے پر ہم فخر کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اُن کتابوں کو ہاتھ نہ لگائیں؟ کہا کسی نے قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے ماسوائے اس ثبوت کے کہ یہ بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں اور کوئی ثبوت نہیں۔ ایسی ہی باتیں کفار بھی کرتے تھے کہ اِسے یہ باتیں ایک عجمی سکھلاتا ہے کہ جن کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے کہ لوگ شک

کرتے تھے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب ہے کے بارے میں ہم اسی طرح سے بھی تحقیق کر سکتے ہیں اور لوگوں نے کی اور ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن اور اللہ تعالیٰ کے نام سے منسوب سابقہ کتابوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے موازنہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ قرآن اُسی ذات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے کہ جس نے پہلے توریت اور انجیل نازل کی تھی۔

آیئے کچھ قرآنی آیات کے ترجمے لکھتا ہوں توجہ کریں

"اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں تو بھیجا ہوا کہہ کفایت ہے اللہ گواہی دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ پاس اسکے ہے علم کتاب کا" (سورۃ الرعد /43:13)

وہ شخص جو بائبل کا عالم ہو۔

"پس اگر ہو تو بیچ شک کے اس چیز سے کہ نازل کی ہم نے طرف تیری پس سوال کر ان لوگوں سے کہ پڑھتے ہیں کتاب پہلے تجھ سے تحقیق آیا ہے تیرے پاس حق پرورگار تیرے سے پس مت ہو شک لانے والوں سے" (سورۃ یونس /94:10)

یہاں پہلے پڑھی جانی والی کتاب سے مراد بائبل ہے تصدیق کرانے کے لیے بائبل کے عالموں کی طرف بھیجا جارہا ہے۔

"کیا نہیں آئی ان کے پاس دلیل اس چیز کی کہ بیچ کتابوں پہلی کی ہے" (سورۃ طہ /133:20)

مطلب یہ کہ پہلی کتابوں کو پڑھنے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ قرآن بھی اُس ذات اللہ کا کلام ہے کہ جس نے پہلے بھی کتابیں بھیجیں تھیں۔ اس آیت سورۃ یونس /94:10 کی رو سے ان پڑھ لوگوں کو بائبل کے عالموں کی طرف پوچھنے / سوال کرنے کو بھیجا جارہا ہے اگر تم خود لکھے پڑھے ہو تو پوچھنے کی بجائے خود بائبل پڑھ لو تمہارے ایمان کی تجدید ہو جائے گی۔

دلیل نمبر6

"اور اگر وہ قائم رکھتے توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا گیا ہے طرف اُن کی پروردگار ان کے سے البتہ کھاتے اوپر اپنے سے اور نیچے پاؤں اپنے کے سے" (سورۃ المائدہ /5:66)

اس آیت میں لفظ" وہ " آیا، جمع کا صیغہ وہ سے مراد اہل کتاب لوگ، وہ سے مراد بت پرست لوگ بھی، وہ سے مراد کالے رنگ کے لوگ، وہ سے مراد گورے رنگ کے لوگ، وہ سے مراد مشرقوں میں رہنے والے، وہ سے مراد مغربوں میں رہنے والے لوگ، وہ سے مراد مکے کے نزدیک والے لوگ، وہ سے مراد مکے سے دور والے لوگ، مطلب یہ کہ تمام ابن آدم یعنی بنی نوع انسان کیونکہ قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے مخاطب ساری دنیاکے لوگ ہیں

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا کہ اگر تم قائم رکھتے توریت انجیل اور قرآن کو تو تمہیں بے شمار رزق دیا جاتا، اوپر نیچے سے۔ بات وہیں آگئی دلیل نمبر 1 کی طرف کہ تینوں کتابوں کو قائم رکھتے۔ تینوں کتابوں سے تعلق جوڑے رکھتے تینوں کتابوں کے احکام پر عمل کرتے۔ اس آیت کی روسے میں ایک سوال کرتا ہوں بتلایئے قرآن پاک میں ایسا کون سا حکم ہے کہ جس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے عمل کرنے والوں کو ان کے اوپر سے اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے رزق عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے یعنی بے شمار رزق؟

جواب اس سوال کا آیت سورۃ المائدہ / 5:66 میں ہے کہ توریت انجیل اور قرآن کو مشترکہ طور پر قائم کرنا ۔یعنی تینوں کتابوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تینوں کتابوں کو ایک ساتھ کیسے قائم کیا جاسکتا ہے کہ تینوں کتابوں کے احکام پر عمل کیسے کیا جائے کہ تینوں کتابوں میں کچھ احکام مختلف ہیں مثلاً حلال و حرام اور طلاق کے بارے میں؟

جواب اس کا یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت میں حلال و حرام کے احکام آئے تو پچھلے احکام خود بخود فسخ ہوگئے، پھر انجیل میں احکام آئے تو توریت کے حلال و حرام کے احکام فسخ ہوگئے۔ اسی قرآن پاک میں حلال و حرام کے احکام آنے سے بائبل کے احکام فسخ ہوگئے اور ہمیں قرآن کے احکام پر عمل کرنا پڑے گا۔ قرآن پاک میں فسخ کرنے والی آیات کا ذکر ہے، اصل میں فسخ آیات بائبل کی وہ آیات (احکام) ہیں جو قرآن کے ذریعے ختم کر دیئے ہیں۔ فسخ آیات بائبل میں ہیں اور ہمیں وہاں تلاش کرنی چاہیں لیکن کچھ علماء نے بائبل کو تو ہاتھ لگایا نہیں اور بہت سی قرآن کی آیات کو ہی فسخ قرار دے کر اپنے گمان کے فتوے جاری کر دیئے۔ یہ تصور غلط ہے کہ ساری بائبل فسخ کتاب ہے جیسا کہ مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہے ۔

دلیل نمبر7

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس میں بائبل کے کچھ احکام کو فسخ قرار دیا گیا ہے، لہٰذا وہ احکام فسخ تصور ہونگے۔ بائبل سے متعلق قرآن پاک میں جو کچھ فرمایا گیا اس کو سمجھتے ہوئے علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بائبل تحریف شدہ ہے، مطلب یہ کہ کچھ باتیں تبدیل کر دی گئیں کچھ کمی بیشی کا شکار ہوئیں کچھ بالکل چھپالیں گئیں لیکن یہ بھی متفقہ فیصلہ ہے کہ بائبل کو فسخ یا منسوخ قرار نہیں دیا گیا اور یہ کہ بائبل سے بھی مسلمانوں کا تعلق ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بائبل کے مطابق احکام دیتے رہے ہیں۔

"بلکہ وہ آیتیں ہیں روشن بیچ سینوں اُن لوگوں کے کہ دیئے گئے ہیں علم اور نہیں جھگڑا کرتے ساتھ آیتوں ہماری کے مگر ظالم" (سورۃ العنکبوت / 49:29)

اس آیت مبارکہ میں یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ قرآن پاک کی آیتیں (باتیں) ان لوگوں کے سینوں میں پہلے سے محفوظ ہیں جو دیئے گئے ہیں علم یعنی جو سابقہ الہامی کتابوں کے عالم ہیں جو سابقہ الہامی کتابوں (بائبل) کا علم رکھتے ہیں کہ جن انبیاء کے قصے قرآن میں آئے ہیں اِنہیں انبیاء کے قصے بائبل میں پہلے سے موجود ہیں۔

"تحقیق یہ البتہ بیچ صحیفوں پہلے کے ہے ☆ صحیفے ابراہیم اور موسیٰ کے" (سورۃ الاعلا / 18,19:87)

اس آیت مبارکہ میں بھی بتلایا گیا ہے کہ یہ قرآن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توریت میں بھی موجود ہے ۔

"اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے مگر مرد کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف ان کی پس سوال کرو ذکر والوں سے اگر ہو تم نہیں جانتے" (سورۃ الانبیاء / 7:21)

مطلب یہ کہ بات کی تصدیق لینے کے لیے اہل ذکر یعنی اہل کتاب توریت اور انجیل کے عالموں کی طرف بھیجا جارہا ہے۔

" اور تحقیق یہ (قرآن) البتہ مذکور ہے بیچ (کتابوں) پہلے (پیغمبروں کے) ☆ کیا نہیں ہے واسطے اُن کے نشانی یہ کہ جانتے ہیں اس کو عالم بنی اسرائیل کے" (سورۃ الشعراء / 197,196:26)

بنی اسرائیل کے عالم، توریت کے عالم پڑھے لکھے تھے وہ خود اچھی طرح جانتے تھے کہ واقعی توریت کی تمام باتیں، واقعات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے، حضرت یعقوب علیہ السلام کے، حضرت یوسف علیہ السلام کے، حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے قرآن میں بھی ہیں۔ اگر ہم بائبل پڑھ لیں گے تو خوب جان لیں گے کہ واقعی قرآن کی باتیں پچھلی کتابوں میں بھی درج ہیں۔

قرآن پاک کے حوالہ سے مندرجہ بالا تحریر سے یہ واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بائبل کے ساتھ مسلمانوں کا ناطہ (تعلق) خوب مضبوطی سے جوڑا ہوا ہے اور ہمیں بائبل پڑھنی چاہیے اور بائبل سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی مجموعہ ہے۔

دلیل نمبر8

آیئے توریت کے قائم کرنے کے متعلق انجیل مقدس میں اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی کہوایا گیا۔

”متّی: باب 5: 17۔ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ 18۔ کیونکہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہر گز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ 19۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو اُن پر عمل کرے گا اور اُن کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ 20۔ کیونکہ مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہو گی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہر گز داخل نہ ہو گے۔“

انجیل مقدس کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت کو قائم کرنے کی حد قیامت تک رکھ دی کہ فرمایا جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جائیں۔ تو دیکھ لو کہ توریت کے احکام خون کا بدلہ خون، دانت کا بدلہ دانت اور آنکھ کا بدلہ آنکھ قیامت تک قائم رہیں گے۔

دلیل نمبر9

”اور کس طرح تجھ کو منصف کریں گے؟ اور ان کے پاس توریت ہے جس میں حکم اللہ کا پھر اس پیچھے پھرے جاتے ہیں اور وہ ماننے والے نہیں۔ 43۔ ہم نے اتاری توریت اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم کرتے پیغمبر جو

حکم بردار تھے یہود کو اور درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرائے تھے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبرداری پر تھے۔ سو تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو اور مت خرید کرو میری آیتوں (باتوں) پر مول تھوڑا۔ **اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں منکر۔** 44۔ اور لکھ دیا ہم نے اُن پر اس کتاب میں کہ جی کے بدلے جی اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر۔ پھر جس نے بخش دیا تو اس سے وہ پاک ہوا۔ (یعنی راضی نامہ ہو جانا) اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے انصاف۔ 45۔ اور پچھاڑی میں بھیجا ہم نے انہی کے قدموں پر **عیسیٰؑ مریم کا بیٹا سچ بتاتا توریت کو جو آگے سے تھی** اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی اور **سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو** اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈر والوں کو۔ 46۔ اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر (یعنی توریت پر) **جو اللہ نے اتارا** اس میں **اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔** 47۔ اور تجھ پر اتاری ہم نے کتاب تحقیق **سچا کرتی اگلی کتابوں کو** اور سب پر شامل (سب کتابوں نگہبان) **سو تو حکم کر ان میں جو اتارا اللہ نے** اور اُن کی خوشی پر مت چل چھوڑ کر حق راہ جو تیرے پاس آئی ہر ایک کو تم میں، دیا ہم نے ایک دستور (شریعت) اور راہ۔ اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک دین پر کرتا لیکن تم کو آزمایا چاہے اپنے دیئے حکم میں۔ سو تم بڑھ کر لو خوبیاں اللہ کے پاس تم سب کو پہنچنا ہے پھر جتاوے گا جس بات میں تم کو اختلاف تھا۔ 48۔ اور یہ فرمایا کہ **حکم کر ان میں جو اللہ نے اتارا** اور مت چل ان کی خوشی پر، اور بچتا رہ ان سے، کہ تجھ کو **بہکا نہ دیں، کسی حکم سے۔ جو اللہ نے اتارا تجھ پر۔** پھر اگر نہ مانیں، تو جان لے، کہ اللہ نے یہی چاہا ہے، کہ پہنچادے ان کو کچھ سزا ان کے گناہوں کی، اور لوگوں میں بہت ہیں بے حکم۔ 49۔" (سورۃ المائدہ / 43:5 تا 49) ترجمہ از شاہ عبد القادر صاحب

ان آیات مبارکہ کو بار بار غور سے پڑھو۔ ان آیات مبارکہ میں ایک بات بار بار آئی "**جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر**"۔ یہ اللہ کا اتارا کیا ہے؟ یہ فیصلہ ہونا چاہیے۔ تو اللہ کا اتارا ہے توریت، زبور، انجیل، صحائف (یعنی بائبل) اور قرآن۔ اب آیت نمبر 46 پر غور کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توریت کو سچ بتایا تو انجیل والوں کو حکم دیا آیت نمبر 47 میں کہ حکم کریں اللہ کے اتارے پر۔ سچ بتلانے کا مطلب یہی ہے کہ سچی بات پر عمل کیا جائے اُس کے مطابق حکم کیا جائے۔ اب آیئے آیت نمبر 48 میں کہ ہمارے حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کی جا رہی ہے " اور تجھ پر اتاری ہم نے کتاب تحقیق سچا کرتی اگلی کتابوں کو"

توجہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توریت کو سچ بتلایا تو ساتھ انجیل والوں کو حکم ہوا کہ وہ اللہ کے اتارے کے مطابق حکم کریں یعنی توریت کے مطابق بھی۔ اس آیت مبارکہ نمبر 48 میں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ اتاری ہم نے کتاب یعنی قرآن سچا کرتی اگلی کتابوں کو تو وہی حکم جو انجیل والوں کو دیا وہی حکم قرآن والوں پر بھی لاگو ہو گیا کہ آپ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن والے بھی سابقہ کتابوں کے احکام کے مطابق عمل کریں اور یہ بات آیت نمبر 48 میں واضح طور پر بھی آپ کو بتلادی گئی کہ "سو تو حکم کر ان میں جو اتارا اللہ نے "

اب آیئے آیت نمبر 48 کے ان الفاظ کی طرف "ہر ایک کو تم میں، دیا ہم نے ایک دستور (شریعت) اور راہ۔ اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک دین پر کرتا لیکن تم کو آزمایا چاہے اپنے دیئے حکم میں"

ان آیات مبارکہ کا شان نزول صاف نظر آرہا ہے کہ لوگوں کے دل میں مختلف گمان پیدا ہونگے کہ توریت، انجیل اور قرآن کی شریعت میں تو احکام میں تضاد ہے پھر کس کتاب کے حکم پر عمل کیا جائے اور کس کتاب کے حکم کو چھوڑ دیا جائے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتلادیا کہ ان کتابوں کی شریعت میں فرق رکھ دیا۔ اللہ چاہتا تو ایک ہی شریعت (دستور) رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ نے بتلادیا کہ میں انسانوں کو آزمانا چاہتا ہوں کہ وہ میرے شریعت کے تبدیل کرنے کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں یہود آزمائش پر پورے نہ اترے اور کہنے لگے کہ اللہ کی بنائی شریعت تو وہ ہے جو توریت میں ہے کیونکہ قرآن توریت کی شریعت کی مخالفت کرتا ہے لہٰذا یہ کلام اللہ کا نہ ہوا۔ کیا وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جب چاہے شریعت کے احکام بدل دے اپنے بندوں کو آزمانے کے لیے۔

اس بارے میں قرآن پاک میں آیت ہے کہ

" جو موقوف کرتے ہیں ہم آیتوں سے یا بھلا دیتے ہیں ہم ان کو لاتے ہیں ہم بہتر اُن سے یا مانند اُن کی کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے" (سورۃ البقرہ / 106:2)

اس بارے میں بحث عنوان "فسخ کرنے والی آیات میں" پڑھیں۔ اس آیت مبارکہ کی رو سے بعض علماء نے تو ساری بائبل کو فسخ قرار دے دیا اور کچھ علماء نے قرآن کی آیات کو ہی فسخ قرار دینا شروع کر دیا۔ اگر بائبل کو

موقوف کرنا ہوتا تو صاف لکھا ہوتا کہ سابقہ کتابیں موقوف (فسخ) ہوئیں لیکن حکم دیا جارہا ہے کہ حکم کریں اللہ کے اتارے پر۔

اب آیئے آیت نمبر 49 کی الفاظ کی طرف

"حکم کر ان میں جو اللہ نے اتارا اور مت چل ان کی خوشی (خواہش) پر، اور بچتارہ ان سے، کہ تجھ کو بہکانہ دیں، کسی حکم سے۔ جو اللہ نے اتارا تجھ پر۔"

آیات مبارکہ کے ان الفاظ میں آپ کو سمجھایا گیا ہے کہ کوئی تجھ کو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، بہکانہ دیں اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے کہ جو قرآن میں نازل فرمائے۔ ان آیت میں خاص طور پر بات کی جارہی ہے **جو اللہ نے اتارا**۔ ان الفاظ کے آخری الفاظ پر غور کریں کہ " بہکانہ دیں کسی حکم سے۔ جو اللہ نے اتارا تجھ پر" اور ان الفاظ کے شروع میں خاص حکم جو آپ پر اترا یہ ہے کہ " حکم کر ان میں جو اللہ نے اتارا" اللہ کے جو حکم اترے ہیں وہ بائبل اور قرآن میں ہیں اور بہکانہ دیں سے یہاں یہ مطلب ہے کہ کوئی بہکانہ دے کہ سابقہ احکام اترنے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں یعنی بائبل سے۔

پھر بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں "حکم کر ان میں جو اللہ نے اتارا" سے مراد بائبل اور قرآن پاک کے احکام ہیں اور الفاظ " بہکانہ دیں کسی حکم سے جو اللہ نے اتارا تجھ پر" سے مراد قرآن پاک کے احکام ہیں اور مندرجہ بالا آیت کے الفاظ "حکم کر ان میں جو اللہ نے اتارا" کیونکہ قرآن پاک کی تحریر کے الفاظ ہیں لہٰذا یہ الفاظ قرآن کا حکم ہوا کہ "حکم کر ان میں جو اتارا اللہ نے" لہٰذا قرآن کے حکم کے مطابق بائبل اور قرآن کے مطابق حکم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی بائبل اور قرآن کو قائم کرنے کا۔

"کہہ پس لاؤ تم ایک کتاب نزدیک اللہ کے سے کہ وہ بہت راہ دکھانے والی ہو ان دونوں سے پیروی کروں میں اسکی اگر ہو تم سچے" (سورۃ القصص/49:28)

یہ دونوں (کتابوں) کا جو ذکر ہے وہ توریت اور قرآن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے کفار کو کہلوایا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ایک کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے یعنی بائبل اور قرآن سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو، مطلب یہ کہ جیسے قرآن پاک میں ہدایت ہے ویسے ہی بائبل میں بھی ہدایت ہے۔ لہٰذا ثابت ہوتا ہے آج اس وقت تک بھی قرآن اور توریت اچھا راستہ دکھانے والی کتابیں ہیں۔ اچھا

راستہ دکھانے والی کتابوں سے تعلق توڑا نہیں جاتا بلکہ تعلق جوڑا جاتا ہے اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے توریت کو بھی اچھا راستہ دکھانے والی کتاب قرار دیا ہے اور توریت تو بائبل کی جان ہے۔

"اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا ہدایت اور نصیحت واسطے صاحبوں عقل کے"(سورۃ غافر/54:40)

توریت میں آج بھی صاحبوں عقل کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

"اور پہلے اس سے کتاب موسیٰ کی پیشوا(امام)اور رحمت اور یہ کتاب سچا کرنے والی ہے اس کو"(سورۃ الاحقاف/12:46)

مندرجہ بالا آیات توریت کی تعریف کے بارے میں ہیں اور بے شک توریت بائبل کی جان ہے۔

ہم آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں کہ کیا وہ بائبل کے احکام پر عمل کرتے تھے؟

اب آیئے دلیل نمبر1 کی طرف، قرآنی آیت سورۃ المائدہ/68:5 کی طرف کہ جس میں حکم دیا گیا ہے کہ "قائم کرو تم توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا جاتا ہے طرف تمہاری (یعنی قرآن)" (سورۃ المائدہ/68:5)

اب آیئے حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی طرف۔کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق توریت و انجیل کو قائم کیا؟ توریت و انجیل کے احکام پر عمل کیا یا توریت و انجیل کے احکام پر عمل کرنے کو کہا؟ اگر کہا ہو گا تو مسلمان بائبل کے مطابق عمل بھی کر رہے ہونگے۔

ختنہ کا حکم

توریت میں

"پیدائش: باب17: 10۔ اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے اور جسے تم مانوگے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔11۔اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا

ختنہ کیا کرنا۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہو گا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔12۔ تمہارے ہاں پشت در پشت ہر لڑکے کا ختنہ جب وہ آٹھ روز کا ہو کیا جائے۔"

یہ فرمان مسلمان مکمل کر رہے ہیں حالانکہ قرآن پاک میں ختنہ کے بارے میں نہیں لکھا۔

لوگ ختنہ کو منت کہتے ہیں حالانکہ یہ فرض ہے کیونکہ الہامی حکم ہے۔

رشوت

"خرُوج: باب 23: 8۔ تُو رشوت نہ لینا کیونکہ رشوت بیناؤں کو اندھا کر دیتی ہے اور صادقوں کی بات کو پلٹ دیتی ہے"

رشوت کے بارے میں قرآن پاک میں کوئی حکم نہیں۔

مزدوری سے متعلق

"احبار: باب 19: 13۔ مزدور کی مزدوری تیرے پاس ساری رات صبح تک رہنے نہ پائے "

مزدوری کے بارے میں قرآن پاک میں کوئی حکم نہیں لکھا گیا۔

عقیقہ

عقیقہ کرنے پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا کہ جب امام حسین اور حسن پیدا ہوئے۔

"احبار: باب 12: 6۔ اور جب اُسکی طہارت کے ایام پورے ہو جائیں تو خواہ اُسکے بیٹا ہوا ہو یا بیٹی وہ سوختنی قربانی کے لیے ایک یک سالہ برہ اور اور خطا کی قربانی کے لیے کبوتر کا ایک بچہ یا ایک قُمری خیمہ اجتماع کے دروازے پر کاہن کے پاس لائے۔7۔ اور کاہن اسے خداوند کے حضور گذرانے اور اُسکے لیے کفارہ دے "

قرآن میں عقیقہ کا حکم نہیں لکھا گیا۔

خون کی چھینٹ

"احبار: باب6: 27۔ اگر کسی کپڑے پر اسکے خون کی چھینٹ پڑ جائے۔ تو جس کپڑے پر اسکی چھینٹ پڑی ہے تُو اُسے کسی پاک جگہ میں دھونا"

ٹڈی کا گوشت

توریت کی روسے ٹڈی کا گوشت حلال بتلایا جاتا ہے۔ قرآن میں ٹڈی کے گوشت کا ذکر نہیں۔

اسلامی قانون شہادت

اسلامی قاونی شہادت الہامی کتاب توریت اِستِثنا: باب18: 19 تا 21 میں واضح طور پر موجود ہے۔

"اِستِثنا: باب19: 18۔ اور قاضی خوب تحقیقات کریں اور اگر وہ گواہ جھوٹا نکلے اور اُس نے اپنے بھائی کے خلاف جھوٹی گواہی دی ہو۔ 19۔ تو جو حال اُس نے اپنے بھائی کا کرنا چاہا تھا وہی تم اُسکا کرنا اور یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دفع کر دینا۔ 20۔ اور دوسرے لوگ سن کر ڈریں گے اور تیرے بیچ پھر ایسی برائی نہیں کریں گے۔ 21۔ اور تجھ کو ذرا ترس نہ آئے۔ جان کا بدلہ جان۔ آنکھ کا بدلہ آنکھ۔ دانت کا بدلہ دانت۔ ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہو"۔

اور یہ کہ دین اسلام میں گواہوں کی کم از کم تعداد دو رکھی گئی ہے۔

توریت:

"اِستِثنا: باب 19 : 15۔ کسی شخص کے خلاف اس کی کسی بدکاری یا گناہ کے بارے میں جو اس سے سرزد ہوا ایک ہی گواہ بس نہیں بلکہ دو گواہوں یا تین گواہوں کے کہنے سے بات پکی سمجھی جائے "

انجیل مقدس:

"1 ۔ تِیمُتھِیُس: باب5 : 19۔ جو دعویٰ کسی بزرگ کے برخلاف کیا جائے بغیر دو یا تین گواہوں کے اُس کو نہ سن "

سنگسار کرنا(رجم)

"اِستِثنا:باب17 : 5۔ تو تُو اُس مرد یا اُس عورت کو جس نے یہ بُرا کام کیا ہو باہر اپنے پھاٹکوں پر (شہر کے مشہور چوک) نکال لے جانا اور اُن کو ایسا سنگسار کرنا کہ وہ مر جائیں۔6۔ جو واجب القتل ٹھہرے وہ دو یا تین آدمیوں کی گواہی سے مارا جائے۔ فقط ایک ہی آدمی کی گواہی سے وہ مارا نہ جائے۔7۔ اُسکو قتل کرتے وقت (سنگسار کرتے وقت) گواہوں کے ہاتھ پہلے اُس پر اٹھیں اُس کے بعد باقی سب لوگوں کے ہاتھ۔ یوں تو اپنے درمیان سے شرارت کو دور کیا کرنا"

خرکار کی سزا

خرکار (بچے اغوا کرنے والے) کی سزا

" خرُوج: باب21 :16۔ اور جو کوئی کسی آدمی کو چرائے خواہ وہ اُسے بیچ ڈالے خواہ وہ اس کے ہاں ملے وہ قطعی مار ڈالا جائے"

"اِستِثنا:باب 24 : 7۔ اگر کوئی شخص اپنے اسرائیلی بھائیوں میں سے کسی کو غلام بنانے یا بیچنے کی نیت سے چُراتا ہوا پکڑا جائے تو وہ چور مار ڈالا جائے۔ "

یعنی سزائے موت۔

حق شفہ

حق شفہ کے بارے میں بائبل کے احکام کے مطابق ہو رہا ہے۔

"احبار: باب25 :24۔ بلکہ تم اپنی ملکیت کے ملک میں ہر جگہ زمین کو چھڑا لینے دینا۔

25۔ اور اگر تمہارا بھائی مفلس ہو جائے اور اپنی ملکیت کا کچھ حصہ بیچ ڈالے تو جو اُسکا سب سے قریبی رشتہ دار ہے وہ آکر اُسکو جسے اُسکے بھائی نے بیچ ڈالا ہے چھڑا لے۔26۔ اور اگر اُس آدمی کا کوئی نہ ہو جو اُسے چھڑائے اور وہ خود

مالدار ہو جائے اور اس کے چھڑانے کے لیے اُسکے پاس کافی ہو۔27۔تو وہ فروخت کے بعد کے برسوں کو گن کر باقی دام اُسکو جس کے ہاتھ زمین بیچی ہے پھیر دے۔تب وہ پھر اپنی ملکیت کا مالک ہو جائے"

شہری حدود کے بارے میں

"احبار: باب 25: 29۔ اور اگر کوئی شخص رہنے کے ایسے مکان کو بیچے جو کسی فیصل دار شہر میں ہو تو وہ اُسکے بک جانے کے بعد سال بھر کے اندر اندر اُسے چھڑا سکے گا یعنی پورے ایک سال تک وہ اُسے چھڑانے کا حقدار رہے گا۔30۔ اور اگر وہ پورے ایک سال کی معیاد کے اندر چھڑایا نہ جائے تو اُس فیصل دار شہر کے مکان پر خریدار کا نسل در نسل دائمی قبضہ ہو جائے "

دیگر احکام

"خرُوج: باب22: 2۔ اگر چور سیندھ مارتے ہوئے پکڑا جائے اور اس پر ایسی مار پڑے کہ وہ مر جائے تو اُسکے خون کا کوئی جرم نہیں"

" خرُوج: باب:22: 6۔ اگر آگ بھڑکے اور کانٹوں میں لگ جائے اور اناج کے ڈھیر یا کھڑی فصل یا کھیت کو جلا کر بھسم کر دے تو جس نے آگ جلائی ہو وہ ضرور معاوضہ دے"

"خرُوج: باب22: 18۔تُو جادو گرنی کو جینے نہ دینا "

یعنی سزائے موت۔

" احبار: باب20: 13۔اور اگر کوئی مرد سے صحبت کرے جیسے عورت سے کرتے ہیں تو ان دونوں نے نہایت مکروہ کام کیا ہے۔سو وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں۔اُن کا خون اُن ہی کی گردن پر ہو گا "

اور احبار: باب20: 15 میں جانوروں سے بھی

" احبار: باب20: 27۔ اور وُہ مرد یا عورت جس میں جن ہو یا وہ جادو گر ہو تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ ایسوں کو لوگ سنگسار کریں۔ اُنکا خون اُن ہی کی گردن پر ہو گا "

" احبار: باب 24: 18۔ اور جو کوئی کسی چوپائے کو مار ڈالے وہ اُسکا معاوضہ جان کے بدلے جان دے۔ 19۔ اور اگر کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو عیب دار بنادے تو جیسا اُس نے کیا ویسا ہی اُس سے کیا جائے۔ 20۔ یعنی عضو توڑنے کے بدلے عضو توڑنا ہو اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ جیسا عیب اُس نے دوسرے آدمی میں پیدا کر دیا ہے ویسا ہی اُس میں بھی کر دیا جائے۔ 21۔ الغرض جو کوئی کسی چوپائے کو مار ڈالے وہ اس کا معاوضہ دے پر انسان کا قاتل جان سے مارا جائے۔ 22۔ تم ایک ہی طرح کا قانون دیسی اور پردیسی دونوں کے لئے رکھنا کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں "

اور یہ کہ

"احبار: باب 19: 28۔ " تم مُردوں (میت) کے سبب سے اپنے جسم کو زخمی نہ کرنا"

مطلب یہ کہ مسلمان بائبل کے احکام کے مطابق عمل کر رہے ہیں، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بائبل کے احکام اور معلومات حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں اور بائبل کے حوالے سے نہیں جانتے۔ اہل کتاب (مسلمان ۔یہود۔ نصاریٰ) کو چاہیے کہ وہ دونوں کتابیں قرآن پاک اور بائبل کا مطالعہ کریں۔ یہی بات قرآن پاک میں اس انداز سے کہی گئی ہے کہ فرمایا

"کہہ اے اہل کتاب نہیں تم اوپر کسی چیز کے یہاں تک کہ قائم کرو تم توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا جاتا ہے طرف تمہاری (یعنی قرآن) پروردگار تمہارے سے" (سورۃ المائدہ / 68:5)

مندرجہ بالا تحریر سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توریت کے احکام پر عمل کرتے تھے اور توریت کو قائم کیے ہوئے تھے۔

اس کے علاوہ ایک عجیب بات دیکھنے میں یہ آرہی ہے کہ مسلمان توریت کے اُن احکام پر بھی عمل کر رہے ہیں یعنی قائم کیے ہوئے ہیں کہ جن احکام کو قرآن پاک کے ذریعے ختم (فسخ) کر دیا گیا ہے اور ایسا صرف توریت سے لاعلمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ مثلاً ان کے مذہب میں تھا کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر بھیج دے گا تو وہ مکمل طلاق ہوتی تھی اور مکمل جدائی ہوتی تھی لیکن دین اسلام میں تین بار کا تعلق ہے لیکن پھر بھی کچھ مسلمان یہود کی پیروی کرتے ہوئے طلاق لکھ کر بھیج دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مکمل طلاق ہو گئی حالانکہ دین اسلام کی رو

سے یہ طلاق باطل ہے۔جانوروں کے گوشت کے بارے میں توریت کے احکام پر عمل کر رہے یعنی توریت کو قائم کیے ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ عُشر جو کہ یہود پر لا گو تھا کچھ مسلمان آج بھی عُشر پر قائم ہیں جبکہ قرآن پاک میں زکٰوۃ لا گو کر دی گئی ہے۔

عُشر کے بارے میں

عُشر کے بارے میں لکھتا ہوں۔

”احبار:باب27: 30۔اورزمین کی پیداوار کی ساری دہ یکی خواہ وہ زمین کے بیج کی یا درخت کے پھل کی ہو خداوند کی ہے اور خداوند کے لیے پاک ہے۔32۔اور گائے بیل اور بھیڑ بکری یا جو جانور چرواہے کی لاٹھی کے نیچے سے گذرتا ہو اُنکی دہ یکی یعنی دس پیچھے ایک ایک جانور خداوند کے لیے پاک ٹھہرے “

دہ یکی سے مراد دس فیصد یا عشر دسواں حصہ ہے۔یہ عشر صرف بنی اسرائیل پر تھا۔(مزید پڑھیے عنوان” عُشر“)

اب واپس سوال کی طرف آیئے کہ آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے توریت کا ورق پڑھنے سے ناراض ہوئے،اگر میں یہ کہوں کہ واقعہ جھوٹا ہے تو بعض لوگ مجھ پر منکر حدیث کا فتویٰ نہ لگا دیں۔یہ بات تو سب لوگ جانتے ہیں کہ آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی کسی آیت یا حکم کی مخالفت نہیں کر سکتے۔اگر واقعہ سچا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہو گا کہ وہ کیا تحریر تھی کہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھی؟اُس ورق پر توریت کی کیا تحریر تھی کوئی نہ بتلا سکا۔جو لوگ واقعہ کے گواہ تھے انہوں نے تحریر بھی سنی ہو گی شاید بتلانا گناہ سمجھتے ہوں لیکن یہ بات میں بڑے دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اُس ورق پر اگر حق شفعہ،اسلامی قانون شہادت،ختنہ،سنگسار کرنا،رشوت یا مزدوری سے متعلق تحریر ہوتی تو آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی ناراض نہ ہوتے کیونکہ ایسی تحریریں تو دین اسلام کا جز ہیں ،ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے توریت کی فسخ آیات میں سے تحریر پڑھنی شروع کر دی ہو مثلاً حلال و حرام جانداروں کے بارے میں۔ہاں ایسی تحریر کے پڑھنے سے آپ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوئے ہوں۔اس لیے کہ بعض لوگ اُس تحریر کو سن کر اسے دین اسلام کا جز نہ سمجھنے لگ جائیں۔

توجہ: واقعہ کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اپنی زبان سے کبھی کسی سے یہ نہ کہا کہ توریت انجیل پڑھنا گناہ ہے۔ اگر ایسی کوئی حدیث کہی ہوتی تو مختلف راویوں اور مختلف جگہ اور سمجھانے کے لیے بار بار ضرور کہتے جبکہ اس قسم کی اور کوئی حدیث نہیں ملتی اور کیسے مل سکتی تھی کہ آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھلا قرآن کی مخالفت میں بھلا کیوں کہتے۔ بعض علماء نے واقعہ سے غلط مطلب نکال کر لوگوں کو گمراہ کیا ہوا ہے۔ اے اللہ کے بندو ایک ورق فسخ آیات کا پڑھنے سے ناراض ہونے کا یہ مطلب نہیں بنتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توریت سے ناراض تھے۔ سابقہ کتابیں کے تبدیل ہونے کے بارے عرض یہ ہے کہ کتابیں تبدیل نہیں ہوئیں بلکہ تحریف کر دی گئی مطلب یہ کہ کچھ باتیں بڑھا دی گئیں اور کچھ کم دیں گئیں اور حقیقت یہ ہے کہ اکثر جوں کی توں موجود ہیں اور یہ کہ بائبل پڑھنے سے کوئی یہودی یا عیسائی نہیں بن جاتا بلکہ توریت اور انجیل کا عالم بن جاتا ہے جو کہ الہامی کتابیں ہیں۔

آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم تو یہ ہے کہ " علم حاصل کرو خواہ تم کو چین (بہت دور) جانا پڑے"۔ ہمارے اہل حدیث بھائی بائبل (توریت۔ زبور۔ انجیل) پڑھنے سے منع کرنے کے لیے ایک ایسی حدیث کا سہارا لیے ہوئے ہیں کہ جس کے الفاظوں کا وجود دنیا میں موجود ہی نہیں۔ اے اللہ کے بندوں اگر ایسی بات ہوتی تو آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی کے کسی موڑ پر اپنی زبان سے کچھ الفاظ کہتے لیکن قرآن کے احکام کے خلاف بھلا کوئی بات زبان سے کیسے ادا کرتے کہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے احکام کے خلاف زبان استعمال کریں۔ لیکن آج تک کوئی بھی یہ ثابت نہ کر سکا کہ آپ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتابوں توریت وانجیل کو (بائبل کو) بُرا بھلا کہا ہو۔

" لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے ان میں سے اور مسلمان ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری اور جو اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے" (سورۃ النساء / 162:4)

اس آیت مبارکہ کے ترجمے کی طرف توجہ کریں "مضبوط لوگ بیچ علم کے ان میں سے اور مسلمان" ان میں سے مراد اہل کتاب سے یعنی بائبل کے عالم اور مسلمان ایمان لاتے ہیں اس چیز کے یعنی قرآن پر۔ مطلب یہ کہ بائبل

کے عالم پہچانتے ہیں کہ قرآن نازل کرنے والی ذات وہی ہے کہ جس نے بائبل (توریت، زبور، انجیل) کو نازل کیا ۔ مسلمانوں کے لکھے پڑھے لوگ کہ جنہوں نے بائبل پڑھی ہوئی تھی اور اہل کتاب کے عالم یعنی بائبل کے عالموں کو مضبوط عقیدے کے لوگ کہا یعنی بائبل کے عالموں کی تعریف کی گئی۔

"اور جانتے ہیں وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم (بائبل کے عالم) وہ جو اتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے وہ ہے حق اور راہ کھاتا ہے طرف راہ غالب تعریف کئے گئے کی" (سورۃ سبا / 6:34)

"کیا نہ خبر دیا گیا ساتھ اس چیز کے کہ بیچ صحیفوں موسیٰ کے تھی (توریت) ☆ اور ابراہیم کے جس نے قول اپنا پورا کیا" (سورۃ النجم / 37,36:53)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک بات سے خبر دار کیا ہے قیامت تک کے لوگوں کو۔ وہ خبر دار کرنا یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں یعنی توریت میں بہت سی خبریں ہیں احکام ہیں ان احکام کی تمہیں خبر ہونی چاہیے یعنی علم ہونا چاہیے۔

اگر کوئی سمجھے تو میں یوں کہوں گا کہ کسی بھی مسلمان عالم کے لیے دین اسلام کے کسی مسئلے پر اہل کتاب سے بحث کرنے کے لیے قرآن کا عالم ہونے کے ساتھ بائبل کا عالم ہونا بھی ضروری ہے۔

قرآن پاک میں بائبل سے متعلق آیات کی اقسام

یہ کہ اس بندہ کی مندرجہ ذیل تحریر پر خاص توجہ دیں تو بائبل سے متعلق اللہ کا حکم کیا ہے، بات سمجھ میں آجائے گی۔ قرآن پاک میں بائبل سے متعلق چار قسم کی آیات ہیں۔

1۔ بائبل کی آیات کو فسخ کرنے والی آیات۔

2۔ بائبل کی تحریف شدہ آیات کی تصحیح کرنے والی آیات۔

3۔ بائبل کی آیات کی تائید کرنے والی آیات۔

4۔ بائبل کی آیات کے احکام پر عمل کا حکم دینے والی آیات یا بائبل کے احکام کی حمایتی آیات۔

اب ان اقسام کی کچھ تشریح لکھتے ہیں۔

1۔ بائبل کی آیات کو فسخ کرنے والی آیات

قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بائبل کی کچھ آیات کو فسخ بھی کیا ہے کہ فرمایا

" جو موقوف (فسخ) کرتے ہیں ہم آیتوں سے یا بھلا دیتے ہیں ہم اُن کو لاتے ہیں ہم بہتر اُن سے یا مانند اُن کی کیا نہ جانا تونے یہ کہ اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے" (سورۃ البقرہ/106:2)

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کی جو شریعتیں بائبل میں نازل فرمائیں تھیں قرآن کے حلال و حرام کی آیات کے ذریعے بائبل کی حلال و حرام کی آیات کو فسخ کر دیا اسی طرح طلاق کے بارے میں بارے میں قرآن پاک کی آیات نے بائبل میں تحریر طلاق کی شریعت کو ختم کر دیا۔

2۔ بائبل کی تحریف شدہ آیات کی تصحیح کرنے والی آیات

بائبل میں تحریف کی تصدیق قرآن پاک میں بھی گئی ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا

" اور تحقیق تھا ایک فرقہ ان میں سے سنتا کلام اللہ کا پھر بدل ڈالتے تھے اس کو پیچھے اس سے کہ سمجھ لیا تھا اس کو اور وہ جانتے تھے" (سورۃ البقرہ/2:75)

لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں بھی فرمایا

" تحقیق ہم نے اتارا ہے ذکر اور ہم ہیں واسطے اسکے البتہ نگہبان" (سورۃ الحجر/9:15)

قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھتے وقت ذکر لفظ سے آگے لکھ دیا جاتا ہے کہ یعنی قرآن اور اس آیت مبارکہ کا مفہوم صرف یوں بنا لیا جاتا ہے کہ قرآن کی آیات کی حفاظت کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے یہ مفہوم مکمل مفہوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ میں صرف لفظ ذکر کا استعمال کیا ہے۔ یہاں ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو بابا آدم علیہ السلام کی پیدائش کے پہلے سے لے کر قرآن پاک کی آخری آیت کے نازل ہونے تک ہے۔ اُس سارے کلام کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور ساتھ میں اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے متعلق بھی اگر کسی نے بات میں تحریف کی ہو تو ان واقعات کی سچائی کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ پر ہے۔

یہ ہے اس آیت مبارکہ کا مفہوم، لوگوں نے بائبل کی جن آیات (باتوں) میں تحریف کی اللہ تعالیٰ نے اُن تمام باتوں کی تصحیح کرتے ہوئے قرآن پاک میں آیات نازل فرمائیں اور اپنے ذکر کی حفاظت اور نگہبانی کا ثبوت بھی

فراہم کر دیا۔ ان، اللہ تعالیٰ کے کلام اور نبیوں کے واقعات کی نگہبانی کرنے والی، آیات کو ہم تصحیح کرنے والی آیات کہہ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر واقعہ کہ جب فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور آپ نے بچھڑا ذبح کر کے تلا اور کھانے کے لیے اُن کے سامنے رکھا تو توریت پیدائش: 8:18 میں تحریف کرتے ہوئے تحریر کر دیا گیا کہ اُس بچھڑے کا گوشت انہوں نے کھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس تحریف شدہ بات کی تصحیح کرتے ہوئے قرآن پاک میں فرمایا کہ وہ بچھڑے کا گوشت فرشتوں نے نہیں کھایا اور توریت میں تحریف کرتے ہوئے تحریر کر دیا گیا تھا کہ وہ بچھڑا جسے پوجا گیا حضرت ہارون علیہ السلام نے بنایا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تحریف کی تصحیح کرتے ہوئے قرآن پاک میں تفصیل سے بیان فرمایا کہ وہ بچھڑا جسے پوجا گیا سامری نے بنایا تھا۔

عیسائیت میں راہب اور راہبہ بننا مذہب کا حصہ بنا لیا گیا تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تصحیح کرنے کے لیے فرمایا

" اور انہوں نے رہبانیت (گوشہ گیری) اپنی طرف سے نکالی تھی نہیں لکھا تھا ہم نے اِسکو اوپر ان کے مگر واسطے ڈھونڈنے واسطے رضامندی اللہ کے" (سورۃ الحدید / 27:57)

بات کی تصحیح کر دی گئی۔ اس طرح تفصیل لکھی جائے تو بہت بڑی تحریر بن جائے گی۔ بات قارئین کی سمجھ آ گئی ہو گی کہ قرآن پاک کی کچھ آیات کا شان نزول یہ ہے کہ بائبل میں کچھ آیات اور باتوں میں تحریف کر دی گئی تھی قرآن پاک کی آیات کے ذریعے اُن کی تصحیح کر دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام (ذکر) کی نگہبانی کی اب قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی شخص تحریف بھی نہ کر سکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ذکر کا بھی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کے الفاظ میں جوں کا توں کلام ہے۔ کوئی بھی شخص پہلے قرآن پاک میں سورۃ یوسف پڑھے پھر توریت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات پڑھے تو صاف محسوس کر لے گا کہ کہاں کہاں تحریف کی گئی۔ اب اس ذکر قرآن کی حفاظت بھی اللہ کے ذمے ہے۔

3۔ بائبل کی آیات کی تائید کرنے والی آیات

جی ہاں، قرآن پاک میں بائبل کی آیات کی تائید کرنے والی آیات بھی ہیں کہ فرمایا گیا

" اور جو لوگ کہ دی ہم نے ان کو کتاب پہچانتے ہیں اس کو جیسا کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنوں کو اور تحقیق ایک فرقہ ان میں سے البتہ چھپاتے ہیں حق کو اور وہ جانتے ہیں"(سورۃ البقرہ / 2:146)

اس آیت کے مطابق پہچاننا وہی سمجھ سکے گا کہ جس کے پاس یہ دونوں کتابیں ہو نگی۔ اگر کسی کے پاس قرآن پاک ہے اور بائبل نہیں وہ کیا خاک پہچانے گا یا جس کے پاس بائبل ہے اور قرآن پاک نہیں وہ کیا خاک پہچانے گا ۔ پہچاننا یہ ہے کہ ان دونوں کتابوں میں آیات پڑھ کر پہچان جائے کہ یہی بات بائبل میں یوں بیان فرمائی گئی ہے اور قرآن پاک میں یوں اس انداز میں بیان کی گئی ہے۔ یہ آپس میں جڑواں آیات ہیں اور پہچانے والے اس طرح پہچان جاتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچان جاتے ہیں جیسے کہ یہ بندہ اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے کہ یہ محمد امین ہے اور یہ علی بہادر ہے اسی طرح ان کتابوں کی جڑواں آیات کو جو ان دونوں کتابوں کو آپس میں سچا کر دیں پہچان جاتا ہے ثبوت کے لیے کچھ تحریر لکھی جاتی ہے۔

قرآن پاک میں ہے

"اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا" (سورۃ النور / 24:35)

اور بائبل میں ہے

"کہ خدا نور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں"(1-یُوحنّا:1: 5)

قرآن پاک میں ہے

"زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنے والی کو یا بت پرست کو"(سورۃ النور / 24:3)

اس آیت میں زانی اور بت پرست برابر ہوئے اسی طرح بائبل میں فرمایا

"یعنی حرامکاری اور ناپاکی اور شہوت اور بُری خواہش اور لالچ کو جو بت پرستی کے برابر ہے" (کُلسیّوں:3: 5)

قرآن پاک میں فرمایا

"کیا پس دیکھا تُو نے اُس شخص کو کہ پکڑا ہے اس نے معبود اپنا خواہش اپنی کو" (سورۃ الجاثیہ / 45:23)

اور بائبل میں

"اُنکا خدا پیٹ ہے وہ اپنی شرم کی باتوں پر فخر کرتے ہیں اور دنیا کی چیزوں کے خیال میں رہتے ہیں' '(فلپیّوں:3: 19)

قرآن پاک میں فرمایا

"کیا حکم کرتے ہو تم لوگوں کو ساتھ بھلائی کے اور بھولے جاتے ہو جانوں اپنی کو اور تم پڑھتے ہو کتاب کیا پس نہیں سمجھتے ہو"(سورۃ البقرہ / 2:44)

اور بائبل میں فرمایا

" اَے اِنسان! تُو جو ایسے کام کرنے والوں پر اِلزام لگاتا ہے اور خود وُہی کام کرتا ہے کیا یہ سمجھتا ہے کہ تُو خدا کی عدالت سے بچ جائے گا؟" (رومیوں2: 3)

قرآن پاک میں فرمایا

" قسم ہے وقت عصر کی☆ تحقیق آدمی البتہ بیچ زیاں (خسارے) کے ہے" (سورۃ العصر / 103: 2،1)

اور بائبل میں فرمایا

"اور اگر آدمی ساری دنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا؟" (متّی:16: 26)

قرآن پاک میں فرمایا

"سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرا اور اُجالا" (سورۃ الانعام/ 6 : 1)

اور بائبل میں فرمایا

" میں ہی روشنی کا موجد اور تاریکی کا خالق ہوں" (یسعیاہ:45 :7)

قرآن پاک میں فرمایا

”اور آزماتے ہیں ہم تم کو ساتھ برائی اور بھلائی کے آزمائش کو اور طرف ہماری پھرے جاؤ گے“ (سورۃ الانبیاء / 21:35)

بائبل میں ہے کہ

”دیکھو میں آج کے دن تمہارے آگے برکت اور لعنت دونوں رکھے دیتا ہوں“(اِستثنا:11: 26)

قرآن پاک میں فرمایا

”بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے پس بڑھائی اُن کی اللہ نے بیماری“ (سورۃ البقرہ / 2 : 10)

بائبل میں ہے کہ

”لیکن شریروں کی راہ ٹیڑھی کر دیتا ہے۔“ (زبور:146: 9)

بُرے دوزخی کا حال یہ ہو گا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر کیڑے کی مانند ہو جائے گا ایسے دوزخی کے لیے بائبل میں فرمایا

”کیونکہ اُنکا کیڑا(وجود)نہ مرے گا اور اُنکی آگ نہ بجھے گی اور وہ تمام بنی آدم کے نفرتی ہونگے“ (یسعیاہ:66: 24)

پہلے بات قرآن پاک کی دو آیات میں فرمائی گئی

”اور اکٹھا کریں گے ہم اُن کو دن قیامت کے اوپر مونہوں اپنے کے اندھے اور گونگے اور بہرے جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے جب بجھنے لگے گی زیادہ کریں گے ہم واسطے اُن کے آگ دہکانا“(سورۃ بنی اسرائیل / 17 : 97)

اور فرمایا

”اور آوے گی اس کو موت ہر جگہ سے اور نہیں وہ مرنے والا“ (سورۃ ابراھیم / 14 : 17)

مطلب یہ کہ دوزخ میں مرے گا نہیں بلکہ کیڑے کی طرح زندہ رہے گا۔

بائبل میں حکم کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے۔ قرآن میں بھی کہ تمہارا معبود ایک ہے۔

بائبل میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کو اللہ کا نبی قرار دیا ہے اور قرآن پاک میں بھی ان کو اللہ کا نبی قرار دیا گیا۔
توریت میں ہے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت اور کان کے بدلے کان اور قرآن پاک میں بھی ہے کہ دانت کے بدلے دانت، آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اس کی زیادہ تفصیل آپ کو اس بندہ کی تحریر بائبل سے اقتباس میں ملے گی۔

توریت میں ہے کہ
"اور موسیٰ نے یہ بھی کہا۔۔۔ تمہارا بڑبڑانا ہم پر نہیں بلکہ خداوند پر ہے" (خروج 16: 8)
اسی بات کو قرآن میں یوں فرمایا
"وہ نہیں جھٹلاتے تجھ کو ولیکن ظالم نشانیوں اللہ کی کو انکار کرتے ہیں" (سورۃ الانعام / 33:6)
مندرجہ بالا تحریر سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ قرآن پاک اور بائبل کی تحریر کی مطابقت کو ایسے آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے جیسے اپنے بیٹوں کو۔

4۔ بائبل کی آیات کے احکام پر عمل کا حکم دینے والی آیات یا بائبل کے احکام کی حمایتی آیات
"کہہ اے اہل کتاب نہیں تم اوپر کسی چیز کے یہاں تک کہ قائم کرو تم توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا جاتا ہے طرف تمہاری (یعنی قرآن) پروردگار تمہارے سے" (سورۃ المائدہ / 68:5)
"کہ اتاری جاوے توریت کہہ پس لاؤ تم توریت کو پس پڑھو اس کو اگر ہو تم سچے" (سورۃ آل عمران / 93:3)

****